رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل

روزنامہ

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی — سالانہ ۹ — ششماہی ۸ — سہ ماہی ۱۲

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۵ — مورخہ ۳ ذوالحجہ ۱۳۵۵ھ — یوم سہ شنبہ — مورخہ ۱۶ فروری سنہ ۱۹۳۷ء — نمبر ۳۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴۔ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز کے متعلق آج آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کے درد نقرس میں خدا تعالٰے کے فضل سے تخفیف ہے ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت دو دنوں سے بہت خراب ہے۔ آج سر میں شدید درد ہے ۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر تعلیم و تربیت دہلی سے واپس تشریف لے آئے ہیں ۔

آج تحقیقاتی کمیشن نے جو حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب صدر، جناب غلام محمد صاحب اختر سکرٹری ، جناب عبد الحمید صاحب آڈیٹر اور جناب قاضی محمد اسلم صاحب پر مشتمل ہے۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کا معائنہ کیا ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سچا مذہب وُہی ہے جسکی قبولیت کا نور ہر زمانہ میں ظاہر ہو

"کوئی برا مانے۔ یا بھلا مگر میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ تمام مذہبوں میں سے سچ پر قائم وُہی مذہب ہے۔ جس پر خدا کا ہاتھ ہے۔ اور وُہی مقبول دین ہے۔ جس کی قبولیت کے نور ہر ایک زمانہ میں ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ نہیں۔ کہ پیچھے رہ گئے ہیں۔ سو دیکھو۔ میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ وُہ روشن مذہب اسلام ہے۔ جس کے ساتھ خدا کی تائیدیں ہر وقت شامل ہیں۔ کیا ہی بزرگ قدر وُہ رسول ہے۔ جس سے ہم ہمیشہ تازہ بتازہ روشنی پاتے ہیں۔ اور کیا ہی برگزیدہ وُہ نبی ہے۔ جس کی محبت سے روح القدس ہمارے اندر سکونت کرتی ہے۔ تب ہماری دعائیں قبول ہوتی ہیں اور عجائب کام ہم سے صادر ہوتے ہیں۔ زندہ خدا کا مزہ ہم اسی راہ میں دیکھتے ہیں۔ باقی سب مردہ پرستیاں ہیں ۔

کہاں ہیں مُردہ پرست۔ کیا وُہ بول سکتے ہیں؟ کہاں ہیں مخلوق پرست۔ کیا وُہ ہمارے آگے ٹھہر سکتے ہیں؟ کہاں ہیں وُہ لوگ جو شرارت سے کہتے تھے۔ جو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کوئی پیشگوئی نہیں ہوئی۔ اور نہ کوئی نشان ظاہر ہوا۔ دیکھو! میں کہتا ہوں۔ کہ وُہ شرمندہ ہوں گے۔ اور عنقریب وُہ چھپتے پھریں گے۔ اور وُہ وقت آتا ہے۔ بلکہ آ گیا۔ کہ اسلام کی سچائی کا نور منکروں کے مونہہ پر طمانچے مارے گا۔ اور انہیں نہیں دکھائی دے گا۔ کہ کہاں چھپیں ۔ (تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۹۴)

نظارت بیت المال کی طرف سے احباب جماعت

کی

خدمت میں چند سوالات

کیا آپ نے الفضل مجریہ ۸ دسمبر ۱۹۳۶ء میں تحریک بعنوان "مالی مشکلات کے حل کے لئے نئی تجاویز" کا مطالعہ کیا ہے اور اس کی تکمیل میں

ا۔ تحریک قرضہ ایک لاکھ میں حصہ لیا ہے؟

ب۔ اپنا کوئی روپیہ جو خاص اغراض مثلاً تعمیر مکان یا بیاہ شادی یا تعلیم بچگان کے لئے جمع ہو بطور ذاتی امانت خزانہ صدر انجمن میں داخل کر دیا ہے؟

ج۔ اپنے ~~چندہ عام~~ حصہ آمد میں اضافہ کیا ہے؟

د۔ (موصیوں کے لئے) اپنی زندگی میں حصہ جائداد ادا کرنے کی کوشش کی ہے؟

ہ۔ کیا ریزرو فنڈ کے لئے چندہ جمع کرنے کا عزم کر کے جو رقم آپ وصول کرنے کی امید رکھتے ہیں۔ اس سے نظارت بیت المال کو مطلع کیا ہے؟

نوٹ (۱) تحریک قرضہ میں ایک سو اور اس سے اوپر سینکڑوں میں رقمیں قبول کی جاتی ہیں۔ (۲) حصہ آمد اور چندہ عام کے اضافہ کی اطلاع دیتے وقت یہ ضرور تحریر فرمادیں کہ یہ اضافہ کس تاریخ سے ہے۔ اور اس کی وجہ سے کس قدر اضافہ آپ کے چندہ ماہوار میں ہوا ہے؟ ناظر بیت المال قادیان

مالی قربانی کر کے ثواب حاصل کرنے کا آخری موقعہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے "مخلصین جماعت" سے تحریک جدید سال سوم کی طوعی مالی قربانی کا جو مطالبہ فرمایا ہے۔ اس میں شامل ہو کر قرب الٰہی حاصل کرنے کا آج آخری دن ہے۔ جو احمدی ابھی تک اس تحریک میں شامل نہ ہوا ہو مگر وہ چاہتا ہو کہ رضا الٰہی حاصل کرے اس کے لئے یہ آخری موقعہ ہے۔ وہ آج اپنا وعدہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت بابرکت میں پیش کر دے۔ کیونکہ ۱۵ فروری کے بعد اس ثواب میں شامل ہونے کا پھر کوئی موقعہ نہ ملے گا۔

گذشتہ سالوں میں جن دوستوں نے مقررہ میعاد کے بعد اپنے وعدے حضور کی خدمت میں پیش کئے۔ ان کی درخواستیں حضور نے اس لئے رد کر دی تھیں۔ کہ انہوں نے وقت کے اندر وعدے نہیں کئے تھے۔ پس آپ آج ہی اپنا وعدہ لکھ کر بھیج دیں۔ اگر آپ کے خط پر مقامی ڈاکخانہ کی مہر ۱۶ فروری کی ہوگی۔ تو آپ کا وعدہ بفضل خدا منظور ہو جائے گا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اس تحریک میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان

چوری کی وارداتیں

چوریوں کی وارداتیں روز بروز بڑھتی جا رہی ہیں۔ گذشتہ شب "الفضل" کے دفاتر کے کئی قفل ٹوٹے ہوئے پائے گئے۔ اور چور ایک ٹائم پیس۔ کاتبوں کے بیٹھنے کی دریاں۔ ایک کلرک کے کپڑے اور میز پوش لے گئے۔ اسی رات دفتر الفضل کے قریب ہی مولوی قطب الدین صاحب کے مکان کی قفل شکنی ہوئی۔ جہاں سے برتن اور پارچات چرا لے گئے۔

قادیان میں لڑکیوں کے امتحان کا سنٹر

جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ اس سال دارالامان قادیان کی چھ لڑکیاں ادیب۔ ادیب عالم۔ ادیب فاضل وغیرہ کے امتحانوں میں شریک ہوں گی۔ لیکن امتحان کا سنٹر قادیان اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جبکہ کم از کم دس لڑکیاں شامل امتحان ہوں۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کوئی لڑکی ان تینوں امتحانوں میں سے کوئی امتحان اس سال دینا چاہتی ہو۔ تو ہمیں اطلاع دے۔ تاکہ ناظر صاحب تعلیم و تربیت قادیان کی یونیورسٹی سے خط و کتابت کر کے قادیان سنٹر مقرر کرایا جائے۔ جو لڑکی باہر سے آئے گی اسے لاہور کی نسبت یہاں ہر طرح آرام رہے گا۔

ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

قرعہ دارالانوار کمیٹی

احباب کرام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ماہ دسمبر و جنوری کا قرعہ جناب چوہدری فتح خان صاحب چک ۳۳ اور شیخ یوسف علی صاحب بی۔ اے کے نام کا نکلا ہے۔ جن احباب کے ذمہ بقایا ہے انہیں چاہیئے کہ اپنے بقائے جلد ادا کریں۔ تا ان کا نام بھی قرعہ میں پڑ سکے۔ فروری کی قسط بجائے ۲۵ روپے کے ۲۹ روپے معہ ۴ روپے اغراض مشترکہ کے آنی چاہیئے۔ برکت علی سکرٹری دارالانوار کمیٹی

درخواست دعا

میری اہلیہ عرصہ آٹھ ماہ سے بعارضہ صلابت جگر و کمزوری دل مبتلا ہیں۔ ہر طرح علاج ڈاکٹری یونانی۔ عطائی کرائے گئے مگر افاقہ نہیں ہوا۔ اب عرصہ ڈیڑھ ماہ سے لیکر پاؤں تک ورم ہو گیا ہے۔ اور تنفس بھی کسی وقت ہو جاتا ہے۔ اس لئے میں لاہور برائے علاج لے جا رہا ہوں۔ جس کی وجہ سے فاروق کا پرچہ ۱۴ فروری کا شائع نہ کر سکا۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ درد دل سے ان کی صحت اور زندگی کے لئے دعا فرما کر عند اللہ اجر عظیم کے مستحق ہوں۔ طالب دعا۔ میر قاسم علی ایڈیٹر فاروق قادیان

تقرر عہدہ داران پراونشل انجمن احمدیہ سندھ

صدر انجمن احمدیہ نے حسب ریزولیوشن ۱۶۵ مورخہ ۱۰؍۳؍۳۶ء پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سندھ کا قیام منظور کر کے اس کا صدر مقام امتحانی طور پر ایک سال کے لئے حیدرآباد مقرر کیا تھا۔ اب اس انجمن کے مندرجہ ذیل عہداروں کی منظوری ۳۰ اپریل ۱۹۳۷ء تک کے لئے دی جاتی ہے۔ امیر کے متعلق چونکہ ابھی تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری صادر نہیں ہوئی۔ اس لئے اس کے متعلق بعد میں اعلان کیا جائیگا۔

جنرل سکرٹری۔ حاجی عبدالکریم صاحب احمدی کراچی

سکرٹری تبلیغ۔ ڈاکٹر محمد حسین خانصاحب سکھر

سکرٹری تعلیم و تربیت۔ ڈاکٹر احمد الدین صاحب محمود آباد فارم

سکرٹری امور عامہ۔ ڈاکٹر بدر الدین صاحب کراچی

سکرٹری امور خارجہ۔ چوہدری محمد سعید صاحب [illegible]

سکرٹری تالیف و تصنیف۔ ڈاکٹر عبد [illegible] اخوند صاحب سیہوان

سکرٹری مال } شیخ عظیم الدین صاحب خلیلی حیدرآباد
محاسب امین }

آڈیٹر سید رحمت علی شاہ صاحب کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۳ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ

مولوی محمد علی صاحب اور ”واجب الاطاعت امیر“

”اطاعت امیر“ کو ”رازحیات“ بتانے اور مولوی محمد علی صاحب کو ایسا ”اولوالامر“ بنانے کے لئے۔ کہ ”تمام افراد اس کے اشارے پر حرکت کریں۔ سب کی نگاہیں اس کے ہونٹوں کی جنبش پر ہوں۔ اور جونہی اس کی زبان فیض ترجمان سے کوئی حکم مترشح ہو۔ سب بلاحیل وحجت اس پر عمل پیرا ہوں“۔ مولوی صاحب کے پرسنل اسسٹنٹ نے جو کوشش شروع کر رکھی ہے اس کے متعلق ”الفضل“ کے گزشتہ پرچوں میں کسی قدر روشنی ڈالی جا چکی ہے۔ یہ معاملہ ہمارے لئے جہاں اس لئے خوشی کا باعث ہے۔ کہ جس چیز کی وجہ سے مولوی صاحب اور ان کے رفقاء نے جماعت احمدیہ کی شدید ترین مخالفت کی جس سے جل بھن کر انہوں نے لاہور جا اڈا جمایا۔ اور جسے اسلام اور مسلمانوں کے لئے سخت نقصان رساں بتاتے رہے۔ آج اس کی ضرورت اور اہمیت کا اعتراف کر رہے ہیں۔ اس کے حصول کے لئے کوشاں ہیں۔ اور اس کے بغیر ترقی و عروج کا محال قرار دے رہے ہیں۔ وہاں اس بات پر حیرت بھی ہے۔ کہ اتنا اہم تغیر اور اتنا اہم ”انقلاب“ ایک ”پرسنل اسسٹنٹ“ کی انگلیوں میں کیوں الجھا رکھا ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب بذاتِ خود اسے سلجھانے کی کوشش کیوں نہیں کرتے۔ اور کیوں آپ ہی اس زہر کے لئے تریاق پیش نہیں کر رہے۔ جو ”واجب الاطاعت لیڈر“ کے خلاف وہ پھیلا چکے ہیں۔ اور جو ان کے رفقاء کی رگ رگ میں سرائت کئے ہوئے ہے

مولوی صاحب آج منصبِ امارت پر سرفراز نہیں ہوئے۔ اور نہ ”امیر“ کا خطاب آج انہیں حاصل ہوا ہے۔ بلکہ آج سے بیس پچیس سال قبل جب وہ قادیان سے اس لئے روٹھ کر لاہور جا بیٹھے تھے۔ کہ جماعت احمدیہ نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنا واجب الاطاعت امام مان لیا تھا۔ اس وقت مولوی صاحب کے رفقاء نے ان کے لئے ”امیر“ کا لقب گھڑا تھا۔ کیا اس وقت ان کو ”واجب الاطاعت امیر“ مانا گیا تھا۔ اگر مانا گیا تھا۔ اور آج تک مانا جا رہا ہے۔ تو اب اس سوال کے اٹھانے کی کیوں ضرورت پیش آئی۔ اور اگر نہیں مانا گیا۔ تو اب مولوی صاحب کے طرۂ امتیاز میں کونسا سُرخاب کا پر لگ گیا ہے۔ کہ غیر مبائعین انہیں ”واجب الاطاعت امیر“ سمجھ لیں۔

اس سلسلہ میں ایک اور نہایت اہم بات قابل غور یہ ہے۔ کہ اس وقت تک جبکہ مولوی صاحب کو امارت کا منصب حاصل نہ ہوا تھا۔ کیا انہوں نے بھی کسی کو ”واجب الاطاعت“ مانا۔ اور اسی طرح اس کی اطاعت کی۔ جس طرح آج وہ اپنی اطاعت کرانا چاہتے ہیں۔ کہ تمام افراد ان کے اشاروں پر چلیں۔ سب کی نگاہیں ہر وقت ان کے ہونٹوں کی جنبش کو دیکھتی رہیں۔ اور جب کوئی حکم ان کے موتہہ سے نکلے۔ بلاحیل وحجت اس کی تعمیل کریں۔ اس کے لئے یہ دیکھنا کافی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی مولوی صاحب نے کہاں تک اطاعت کی۔ یہ درست ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں مولوی صاحب نے کوئی ایسی حرکت نہ کی۔ جو ان کے اندرونہ کو بالکل عریاں کر دیتی۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں انہوں نے پر پرزے نکالنے شروع کر دیئے۔ اور آخر کار آپ کی وفات پر تو بالکل نمایاں ہو گئے۔ اور آج یہ حالت ہے۔ کہ ان کی نظر میں نہ تو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی کوئی وقعت ہے۔ اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی۔ چنانچہ ان کی تحریروں سے اس قسم کی بیسیوں مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ اور کئی بار پیش کی جا چکی ہیں۔ کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے صریح خلاف خامہ فرسائی کی۔ آیات قرآنی کے بیان کردہ معانی ومعارف کے خلاف کی۔ آپ نے جن امور کو اپنے عقائد میں داخل فرمایا۔ ان کے خلاف کی۔

ایک ایسا شخص جس کی یہ حالت ہو۔ اگر توقع رکھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کھلی اور واضح تحریروں کو رد کر دینے کا اسے تو حق حاصل ہو لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سچا۔ اور راستباز ماننے والوں میں سے کسی کو اس کی کسی بات کے خلاف آواز اٹھانے کا قطعاً حق نہ ہو۔ تو یہ کس قدر نامعقول اور کتنی بے ہودہ توقع ہے غیر مبائعین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اگر نبی نہیں مانتے۔ تو خدا تعالیٰ کا برگزیدہ اور عظیم الشان مجدد تو مانتے ہیں۔ پھر کیا مولوی صاحب نے ان کو اتنا سادہ لوح سمجھ رکھا ہے۔ کہ آئے دن تو اپنے قول و فعل کے ذریعہ یہ بات ان کے ذہن نشین کرتے رہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کے خلاف تو جی میں آئے۔ کہتے چلے جاؤ۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ اور کوئی نقصان نہیں۔ لیکن اپنے متعلق ان سے یہ چاہتے ہیں۔ کہ وہ ان کے موتہہ سے نکلے ہوئے پراگندہ خیالات کو بھی بلاحیل وحجت مان لیں۔ اس زمانہ میں اگر کوئی ایسا انسان پیدا ہوا ہے۔ جس کے اشارہ پر حرکت کرنا تمام افراد کا فرض تھا اور ہے۔ جس کے ہونٹوں کی جنبش پر سب کی نگاہیں ہونی چاہیئے تھیں۔ اور جس کی زبان فیض ترجمان سے نکلی ہوئی ہر ایک بات بلاحیل وحجت قابل تسلیم تھی۔ اور ہے۔ تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات والاصفات ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا کلام آپ پر اترا۔ خدا تعالیٰ کی وحی آپ کے مبارک ہونٹوں پر جاری ہوئی۔ اور خدا تعالیٰ کی معرفت۔ اور قرب کی باتیں آپ کی زبان فیض ترجمان سے نکلیں۔ مگر کیا مولوی محمد علی صاحب نے آپ کی کھلی تحریروں کے خلاف نہیں لکھا۔ اور اسے شائع نہیں کیا۔ یقیناً لکھا۔ اور شائع کیا ہے۔ پھر کس قدر حیرت اور تعجب کا مقام ہے۔ کہ آج وہ خود اس مقام کے حاصل ہونے کی خواہش کر رہے ہیں۔ جو ان کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی نہیں۔

آریوں کی خوفناک سکیم کے نتائج

”الفضل“ کے ایک گزشتہ پرچہ میں مسلمانوں کے خلاف آریوں کی جس خوفناک سازش کا ذکر کیا گیا ہے اس کی طرف ہر غیرت مند مسلمان کو فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اس سکیم کے ماتحت آریوں نے بڑے زور شور سے کام شروع کر رکھا ہے۔ چنانچہ اخبار ”پرتاپ“ (۱۰- فروری) مظہر ہے کہ ”دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور“ نے جو کہ سکیم مرتب کرنے والا ہے۔ صرف گزشتہ ماہ جنوری ۱۹۳۷ء میں ۳۰۸ مسلمانوں کو ہندو بنایا ہے۔ اسی اعلان میں یہ بھی ذکر ہے۔ کہ ایک آریہ شریمتی ودیاوتی نے ایک نو مسلمہ کو دوبارہ علانیہ ... میں کامیابی حاصل کی۔ گویا ہندو عورتیں بھی سکیم کے ماتحت اپنے کام میں معروف ہو چکی ہیں۔

حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف

جماعت کو خاص توجہ رکھنی چاہیئے

جماعت احمدیہ کے ایک ذمہ وار رکن کے قلم سے

مجھے مدت سے یہ خیال تھا۔ کہ حقوق العباد کے متعلق کچھ لکھا جائے اور مجھے ایک عرصہ تک اس بات کی سخت ضرورت محسوس ہوتی رہی۔ لیکن جس امر کو میں احباب کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا تھا۔ چونکہ اس کے متعلق میرا اپنا انشراح صدر نہیں تھا۔ اس لئے پیش نہ کر سکا۔ لیکن گذشتہ دنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تحریر میری نظر سے گزری۔ جو میرے اپنے احساسات کو تقویت دینے والی تھی۔ اس لئے میں اس بات کو اپنے احباب کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ کہ حقوق العباد کی رعائت زیادہ شدت کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ مذہبی جماعتوں میں یہ ایک نقص پیدا ہو جاتا ہے کہ حقوق اللہ کی ادائیگی میں اس قدر انہماک ہوتا ہے۔ کہ حقوق العباد کو بھلا دیا جاتا ہے۔ اور اس بات پر بڑا فخر کیا جاتا ہے۔ کہ ہمیں سوائے اللہ تعالےٰ کے اور کسی کی پروا نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار رقم فرمایا ہے۔ کہ میں مسلمانوں اور عیسائیوں دونو قوموں کی اصلاح کے لئے آیا ہوں۔ کیونکہ مسلمانوں نے حقوق العباد کی پروا نہیں کی۔ اور حقوق العباد کی ادائیگی سے مسلمان من حیث الجماعت قاصر ہے ہیں۔ اور عیسائی لوگ من حیث الجماعت حقوق اللہ کی ادائیگی سے قاصر رہے ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کا وہ حصہ جو اصلاح شدہ جماعت میں داخل ہو چکا ہے اس کو اس امر کی طرف خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔ کہ جس خاص عیب کی اصلاح کے لئے وہ جماعت احمدیہ میں داخل ہوا ہے۔ اس عیب یا مزمن مرض سے اس کو نجات بھی حاصل ہوئی ہے یا نہیں۔ اگر وہ خاص عیب یا مرض دور نہیں ہوا تو باقی امور میں مذہبی رنگ میں ترقی کر لینا مفید نہیں ہو سکتا۔ اگر مرض خفیف رنگ میں بھی باقی رہ جائے۔ تو تھوڑی سی غفلت یا لاپروائی سے اس مرض کے دوبارہ عود کر آنے کا سخت احتمال ہوتا ہے۔ اور دوسرا حملہ عام طور پر مہلک ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے احمدی جماعت کے افراد کے لئے ضروری ہے۔ کہ بنی نوع انسان کی ہمدردی اور سچی خیر خواہی ان کے دلوں میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہو۔ اور ہمارے دلوں میں اللہ تعالےٰ کی مخلوق کا درد اس قدر پایا جائے۔ کہ ہمارے اعمال و افعال میں اس کا اثر نمایاں ہو۔ اور خود مخالف لوگ اس بات کے معترف ہوں۔ کہ احمدی لوگ دوسرے لوگوں سے بنی نوع انسان کے زیادہ ہمدرد ہیں۔ جب تک یہ فرق نمایاں طور پر نہ پایا جائے۔ اس وقت تک میں نہیں سمجھ سکتا ہم نے اللہ تعالیٰ کا منشاء پورا کیا۔ نماز پڑھی جائے اور توجہ اور انہماک کے ساتھ پڑھی جائے دعائیں کی جائیں اور درد دل کے ساتھ کی جائیں۔ حیوانی زندگی کو ترک کر کے ایسی زندگی اختیار کی جائے۔ جس پر فرشتے بھی رشک کریں۔ ایسی طہارت اور پاکیزگی اختیار کی جائے۔ کہ روح القدس کی تائید ہر وقت شامل حال رہے اور فرشتے آپ سے معانقہ کر کے فخر محسوس کریں۔ لیکن اس قدر جلن اللہ تعالےٰ کی مخلوق کے لئے تمہارے دل میں نہیں ہے۔ تو گویا آپ ایک ایسے شخص کی طرح راستہ چل رہے ہیں۔ جو صرف ایک ٹانگ پر چلتا ہے۔ لیکن اگر اللہ تعالےٰ کی محبت کی آگ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی تڑپ بھی اس درجہ اور اس حد تک پہونچی ہوئی ہے۔ تو پھر آپ واقعی پکے اور سچے احمدی ہیں۔

جب ایک عیسائی ایک انسان کو ابن اللہ ابن اللہ پکارتا ہے۔ تو ہماری رگ حمیت سخت جوش میں آتی ہے۔ اور ہم اپنے دل سے عہد کرتے ہیں۔ کہ جب تک اس خطرناک شرک کو دنیا سے نیست و نابود نہ کر لیا جائے۔ ہم کسی قسم کا آرام نہیں کریں گے۔ لیکن جب ایک مسلمان کسی غیر مسلم کی چوری کرتا ہے یا ڈاکہ ڈالتا ہے۔ یا اس کی بہو بیٹی کو بہکا کرلے جاتا ہے۔ تو اس فعل کے خلاف بھی ایسا جوش پیدا ہونا چاہیئے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ بہکے ہوئے اور گمراہ مسلمان تو غالباً اس کو مجاہد اور غازی کا خطاب دیں گے۔ اس لئے اس قسم کی اصلاح کا تمام تر بوجھ جماعت احمدیہ کے سر پر ہے۔ جو اس کو ناجائز قرار دیتی ہے۔ اسی طرح بلا لحاظ مذہب و ملت اگر کوئی ہندو یا سکھ کسی مسلمان یا عیسائی پر زیادتی کرتا ہے۔ اور اس کے مال و جان یا عزت پر حملہ آور ہوتا ہے۔ تو فرقہ داری کو ترک کر کے ایک مسلمان یا عیسائی یا احمدی کی ایسے ہی رنگ میں مدد کرنی چاہیئے۔ جیسے کہ ایک ہندو یا سکھ کی مدد کی گئی تھی۔ کیونکہ حقوق العباد کی ادائیگی میں مذہب و ملت کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔

لائل پور میں احرار کا شرمناک مظاہرہ

خانۂ خدا میں بھنگڑا

۸ر فروری ۱۹۳۷ء کی شام کو خواجہ غلام حسین وکیل کی اسمبلی کا ممبر بن جانے کی خبر سنتے ہی احرار نے وہ وہ حرکات کیں۔ کہ جن کو کوئی مہذب انسان دیکھ کر ان کا ماتم کرنے سے نہیں رہ سکتا۔ رات کے وقت احراری لفنگوں نے احمدیوں کے مکانوں اور غیر احمدی معززین جو مخالف پارٹی کے تھے کے مکانوں پر جا کر وہ فحش کلامی کی کہ لکھنؤ کی بھٹیاروں کو بھی مات کر دیا۔ یہ لفنگے رات کا اکثر حصہ گشت لگاتے رہے اور ہمارے پیارے امام ہادیٔ مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان مبارک میں سخت بدزبانی کی۔ دوسرے دن بارہ بجے خواجہ غلام حسین کا جلوس نکلا۔ جلوس کی کیفیت ؎

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں ؛ محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی

خواجہ غلام حسین حکیم نورالدین کے کار میں بیٹھا تھا۔ جلوس مختلف بازاروں سے گزرتا احمدیوں کو گالیاں دیتا مسجد کے عین مقابل آکر رکا۔ جلوس کے آگے ایک نہائت ہی معزز رئیس کا جو کہ شیخ محمد امین صاحب کی پارٹی کے حامی تھے کارٹون بنا کر اس کے گلے میں جوتیوں کا ہار پہنایا گیا۔ اور اس طرح اپنی سفلہ حرکات کا مظاہرہ کیا گیا۔ کار کے آگے احراری لفنگے جو کہ نائیوں۔ موچیوں اور کرایہ کے بھک منگوں پر مشتمل تھے ناچ رہے تھے۔ جسے پنجابی میں بھنگڑا کہتے ہیں۔ اور ساتھ باجا بج رہا تھا۔ یہ بھنگڑا اسی طرح مسجد احمدیہ میں گھس آئے اور اسی طرح ناچتے رہے۔

جب شریف مسلمانوں کو احراریوں کی اس حرکت کا علم ہوا۔ تو انہوں نے ان احراریوں پر لعنت ڈالی۔ اور ان سے سخت نفرت۔ اور بیزاری کا اظہار کیا۔

خاکسار۔ قاضی محمد بشیر

مذاہبِ عالم اور قوّتِ مدرکہ کی ترقی

یورپ کے مادہ پرست فلاسفروں کی کورانہ تقلید کے نتیجہ میں مسلمانوں کی اسلام سے بے اعتنائی

کورانہ تقلید

افسوس بعض مسلمان کہلانے والے قرآن کریم ایسی بے نظیر کتاب کو جس میں انسانی زندگی کا مکمل ترین لائحۂ عمل موجود ہے۔ پس پشت ڈال کر۔ اس کے پیش کردہ حقائق و اسرارِ کائنات کے لازوال خزانہ سے مونہہ موڑ کر۔ اس کے حیات افروز فلسفۂ ارضی و سماوی کو نذرِ تغافل کر کے یورپ کے مادہ پرست اور دہریت زدہ فلاسفروں کی تقلید کی رَو میں کچھ اس طرح بہے چلے جا رہے ہیں۔ کہ ان کی بے حسی اور بے بسی کو دیکھ کر سخت حیرت ہوتی ہے۔ اور ساتھ ہی ان پر رحم بھی آتا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم سے دُور ہو کر وہ شکوک و شبہات کی دلدل سے نکلنے کی جس قدر کوشش کرتے ہیں۔ اسی قدر اس میں دھنستے چلے جا رہے ہیں وہ ڈارون کی تقلید پر فخر کرتے ہیں برٹرنڈ رسل کے سامنے زانوئے ادب تہہ کرنے کو سعادت سمجھتے ہیں۔ ڈیوڈ ہیوم کے اُگلے ہوئے جراثیم دہریت و مادیت کو اپنے قلب و جگر میں جگہ دینے کے لئے بے تاب رہتے ہیں۔ لیکن قرآن کریم کے فلسفہ و منطق پر غور نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ شکوک و شبہات کا شکار ہو کر روحانیت اور ایمان کی روشنی سے محروم ہو رہے ہیں۔

قرآن کریم سے مسلمانوں کی ناواقفیت

دراصل اسلام سے بُعد اور قرآن کریم سے ناواقفیت ہی بعض مسلمانوں کو مذہبیت سے دُور لے جا رہی ہے۔ اگر وہ قرآن کریم پر ذرا بھی تدبر کریں۔ تو انہیں معلوم ہو۔ کہ رازِ کائنات کی عقدہ کشائی گنجینہ ہائے ... خزائن محفوظ کا انکشاف۔ علمِ حقائق الاشیاء سے تعارف۔ اعلےٰ ترین تمدن و بہترین تہذیب سے روشناسی۔ منطق۔ فلسفہ۔ ہیئت ریاضی۔ ہندسہ۔ اقلیدس۔ طبیعات وغیرہ علوم و فنون کی صحیح نوعیت کا علم تو قرآن کریم کے ذریعہ ہی ہوا ہے۔ اگر کوئی کوتاہ فہم اس کے خزائن بے پایاں سے استفادہ نہیں کرتا۔ تو اس میں قصور اسکی اپنی عقل و فہم کا ہے۔ نہ کہ کسی اور کا۔ ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

ورنہ قرآن کریم کی خوبیوں اور اس کے محاسن و فضائل کا تو کوئی شمار ہی نہیں ؎

زفرق تا بہ قدم ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامنِ دل میکشد کہ جا اینجاست

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں ایک لیکچر

مسلم یونی ورسٹی علیگڑھ میں ایک لیکچر کے دوران میں پروفیسر حیدر خاں صاحب نے مذہب کے متعلق بعض اس قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ جو عام طور پر مسلمانوں میں اسلام سے بعد اور یوروپین فلاسفروں کی کورانہ تقلید کے باعث پیدا ہو رہے ہیں۔

پروفیسر صاحب نے اپنی تقریر کے دوران میں جس کا ملخص انگریزی روزنامہ "سٹیٹسمین" (۱۷ جنوری) میں شائع ہوا ہے۔ کہا۔

"ادیانِ پیشین اور ان کے ماننے والی قومیں جب موجودہ تہذیب سے دوچار ہوتی ہیں۔ تو اس سے زندگی کی جھلک ناپید ہونے لگتی ہے۔ قوتِ مدرکہ و استدلال (Rationalism) کی ترقی ان لوگوں کے یقین کی بنیادوں کو کمزور کر رہی ہے۔ جو مذاہب روحانی کو تسلیم کرتے ہیں"۔

غیر معقول نظریہ

پروفیسر صاحب کے پیش کردہ نظریہ کی غیر معقولیت کو ظاہر کرنے سے پہلے یہ واضح کر دینا ضروری ہے۔ کہ ہمارے نزدیک اس زمانہ میں حقیقی مذہب چونکہ صرف اسلام ہی ہے۔ اور باقی سب مذاہب مردہ ہو چکے ہیں۔ اس لئے ہم اپنے دلائل کی تائید میں صرف اسی مذہب کو پیش کریں گے۔ جس کو ہم زندہ مذہب سمجھتے ہیں۔ اور حقیقت میں مذہب سے ہماری مراد مذہب اسلام ہی ہے۔ پروفیسر صاحب کا دعوےٰ ہے۔ کہ مذاہب اور ان کے ماننے والی قومیں دورِ حاضرہ کی تہذیب کے مقابلہ کی تاب نہیں لا سکتیں۔ گویا موجودہ تہذیب اس درجہ ترقی کر چکی ہے۔ کہ اس کو نہ صرف یہ کہ مذہب کی ضرورت نہیں۔ بلکہ مذہب تہذیب کی ترقی کے مقابلہ میں مغلوب ہو کر مِٹتا جا رہا ہے۔

اسلام ہر زمانہ کے لئے مکمل راہنما ہے

پروفیسر صاحب کو شاید یہ اطلاع ہوگی۔ کہ تہذیب جب چند معاشرتی۔ تمدنی و مجلسی اصُول کا مجموعہ کہہ لیجئے۔ مذہب کا ایک جزو ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ مذہب اسلام کے علاوہ باقی تمام مذاہب موجودہ زمانہ کی معاشرتی تمدنی مجلسی سیاسی و اقتصادی مشکلات اور پیچیدگیوں کی گرہ کشائی سے قاصر ہیں لیکن مذہب اسلام نہ محض لفظی طور پر بلکہ معنوی و عملی طور پر تمام دُنیا اور ہر زمانہ کے لئے ہر لحاظ سے مکمل راہ نما ہے۔ اس لئے دُنیا کی تمام مشکلات کا خواہ وہ اس زمانہ میں رونما ہوں یا کسی آئندہ زمانہ میں وقوع پذیر ہوں اس میں حل موجود ہے۔ اور اس کا بیّن ثبوت اس امر سے ملتا ہے۔ کہ مغرب جسے موجودہ "تہذیب" کا گہوارہ کہنا چاہیئے۔ اپنے خود ساختہ معاشرتی و تمدنی اصُول کی پیروی میں ٹھوکریں کھانے کے بعد آج انہی اصُول کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے پر مجبور ہو رہا ہے۔ جو اسلام نے پیش کئے ہیں۔ کل تک تمام غیر مسلم دُنیا میں طلاق کثرتِ ازدواج وغیرہ اسلامی اصُول معاشرت کو "بدتہذیبی" اور "بربریت" کے ناموں سے پکارا جاتا تھا۔ مگر آج واقعات نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ وُہ جن اصُول پر خندہ و تضحیک کرتے تھے۔ انہی کو اپنا دستور العمل بنانے پر مجبور ہو رہے ہیں اور فی الحقیقت اسلامی اصول ہی مضبوط۔ محکم اور مطابق فطرت ہیں۔ کیا ان ناقابل انکار حقائق کے ہوتے ہوئے کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ مذہب تہذیب کے سامنے ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو رہا ہے۔ یہاں تو معاملہ ہی بالکل برعکس ہے اور موجودہ زمانہ کی خود ساختہ تہذیب خود مذہب کے سامنے ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو رہی ہے۔

دنیا کی سیاسی اور اقتصادی مشکلات کی حقیقی وجہ

علاوہ ازیں سیاسیات اور اقتصادیات میں بھی دیکھ لو۔ آج دُنیا کو جس قدر سیاسی اور اقتصادی مشکلات درپیش ہیں۔ اور امن عالم جس رنگ میں معرضِ خطر میں پڑ رہا ہے۔ اس کے اسباب موجودہ نام نہاد "تہذیب" کی عجائب کاریوں میں ہی ملتے ہیں۔ آج نوعِ انسان کی مساوات و امنیت کی حقیقت قوت کے زور اور ... کے ادعا سے پامال ہے۔ ازمنۂ قدیم جنہیں تاریکی کے زمانے کہا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے موجودہ دَور "تہذیب" سے بدرجہا بہتر تھے۔ گو اس وقت مظاہرہ ہائے دہشت و بربریت کھلم کھلا ہوتے تھے۔ لیکن آج اسی قسم کے خونیں مظاہرے امن و تہذیب کے نام سے کئے جاتے ہیں۔ اگر اس وقت انسان دوسرے انسان کی جان لیتا تھا۔ تو وہ اسے یہ نہیں کہتا تھا۔ کہ میں تیرا بھلا کرنے آیا ہوں۔ لیکن آج ایک قوم دوسری قوم کو اس سمح فریب ادعا کے ساتھ

اپنی جوعِ استعمار کا لقمہ بناتی ہے کہ وُہ اسے تہذیب سکھانا چاہتی ہے۔ اگر بنظرِ انصاف دیکھا جائے۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ "تہذیب نو" گزشتہ تہذیب کی ترقی یافتہ صُورت نہیں۔ ہاں تنزل یافتہ صُورت ضرور ہے۔ ازمنہ ماسبق میں اگر انسان پتھر کے بتوں کو پوجتا تھا۔ تو آج وُہ خود اپنے تئیں پوجتا ہے۔ آج اس کا معبُود اس کا نفس ہے۔ تو پھر کیسے کہا جا سکتا ہے۔ کہ موجودہ تہذیب ترقی کر رہی ہے۔ اور مذہب کو پیچھے چھوڑ رہی ہے ؂

اسلام کے اصول سیاست و اقتصاد کی برتری

اسلام نے دنیا میں امن و مساوات قائم کرنے اور سیاسی و اقتصادی الجھنوں کو [illegible] کے لئے جو اصول مقرر کئے ہیں۔ وُہ بلاشبہ ایسے ہیں۔ کہ انہیں اختیار کر کے دنیا امن و سکون سے زندگی بسر کر سکتی ہے۔ یہاں ان اصول کی تشریح کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ان کا ذکر بارہا الفضل کے صفحوں پر آ چکا ہے۔ لیکن یہ بات علی وجہ البصیرت کہی جا سکتی ہے کہ اگر دول عالم اسلام کے پیشکردہ اصول سیاست و اقتصاد کو اپنا لائحہ عمل بنا لیں۔ تو دنیا جنگ کے خطرہ سے محفوظ ہو کر امن کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ پس جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ "تہذیب" مذہب کو پیچھے چھوڑ کر آگے نکل چکی ہے سخت غلطی [illegible] ہیں۔ اور ان کی یہ غلط فہمی اسلامی تعلیم سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ابھی تو دنیا کی تہذیب مذہب کی گرد کو بھی نہیں پہونچی۔ کجا یہ کہ وُہ مذہب سے آگے نکل گئی ہے۔ وہ وقت دُور نہیں کہ جس طرح نام نہاد "مہذب" ممالک اپنے ہاں کی معاشرتی اور ازدواجی زندگی کو آج اسلام کے پیش کردہ اصول کے قریب لا رہے ہیں۔ اسی طرح وہ سیاسیات اور اقتصادیات وغیرہ میں بھی اسلامی اصول پر عمل پیرا نظر آئیں گے ؂

اسلام کورانہ تقلید کی اجازت نہیں دیتا

پھر پروفیسر صاحب کا یہ دعوےٰ بھی بالکل غیر معقول ہے۔ کہ

Rationalism کی ترقی مذاہب روحانی کے متعلق لوگوں کے یقین کو کمزور کر رہی ہے۔ اس کے متعلق یہ عرض کر دینا کافی ہے کہ اسلام کورانہ تقلید کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ بلکہ اس کا استیصال کرتا ہے۔ اور یہ ایک حقیقت نفس الامری ہے کہ اسلامی اصول عقل و تدبر کے معیار پر پورے اترتے ہیں۔ قرآن کریم جابجا مسلمانوں کو عقل و تدبر سے کام لینے اور غور و فکر کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اور انہیں اس امر کا یقین دلاتا ہے۔ کہ اگر وہ اپنی قوتِ فکریہ و عملیہ سے کام لینگے تو انہیں زمین پانی اور ہوا میں سے بیسیوں فوائد حاصل ہوں گے۔ اور علوم کے کئی مخفی خزانے انہیں ملیں گے۔ گویا اسلام عقل و فہم کی ترقی اور سائنس کے ارتقاء کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اور اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ سائنس کے کئی وہ اصول جو لوگوں نے آج ہزار تحقیق و تفحص کے بعد دریافت کئے ہیں۔ قرآن کریم میں اشارۃً ان کا پہلے ہی ذکر کر دیا گیا تھا جیسے زمین کی حرکت۔ اور سیاروں وغیرہ کی گردش وغیرہ امور جنہیں ہزارہا سال کی عرقریزی کے بعد دریافت کیا گیا ہے قرآن مجید میں پہلے سے ان کا تذکرہ موجود ہے۔ غرض اسلام ہی انسان کو عقل و تدبر اور فہم و ذکا سے کام لینے کی تاکید کرتا ہے۔ اور اس امر کی موجودگی میں یہ کہنا کہ ترقی عقل و ادراک مذہب کے متعلق یقین کی بنیادوں کو کمزور کر رہی ہے نادانی ہے عقل و ادراک کی ترقی مذہب کے احکام پر عمل پیرا ہونے کا نتیجہ ہے۔ اور اس سے مذہب کے متعلق یقین کو تقویت پہونچتی ہے۔ نہ یہ کہ وُہ کمزور ہوتا ہے پروفیسر صاحب نے مذہب کے ارتقائی نظریوں اور الہام کے متعلق بھی کچھ اعتراضات کئے ہیں۔ جن کا جواب کسی اور وقت دیا جائیگا

قرآن حدیث اور بائبل میں مسیح موعود کے وقت طاعون پڑنے کی پیشگوئی

(۱)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب کشتی نوح میں اپنی صداقت کے نشانات کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ قرآن کریم احادیث اور بائبل کے بعض صحیفوں میں یہ پیشگوئی موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت میں طاعون پڑیگی بعض مخالف مولوی عوام کو مغالطہ دینے کے لئے کہتے ہیں نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ غلط لکھا ہے۔ قرآن احادیث اور بائبل میں کہیں نہیں لکھا کہ مسیح موعود کے وقت میں طاعون پڑے گی ؂

قرآن کریم میں طاعون کا ذکر

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ واذا وقع القول علیھم اخرجنا لھم دابۃ من الارض تکلمھم ان الناس کانوا بآیاتنا لا یوقنون۔ سورۃ نمل کہ جب خدا کی حجت ان پر پوری ہو جائیگی تو ہم زمین میں سے ایک جاندار نکال کر کھڑا کریں گے۔ وُہ لوگوں کو کاٹے گا اور زخمی کرے گا۔ اس لئے کہ لوگ خدا کے نشانوں پر ایمان نہیں لائے تھے ؂

اس آیت کے متعلق مفسرین کا اتفاق ہے۔ کہ اس جگہ جس دابۃ الارض کا ذکر ہے اس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ وہ مسیح موعود کے وقت میں نکلے گا۔ نیز اس آیت کا سیاق و سباق بھی یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ یہ مسیح موعود کے زمانہ کے متعلق پیشگوئی ہے۔ اور یہ دابۃ الارض مسیح موعود کے زمانہ میں اس کی تائید کے لئے بطور ایک نشان کے ظاہر ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ اس آیت سے قبل فرماتا ہے۔ وما من غائبۃٍ فی السماء والارض الا فی کتابٍ مبین۔ یعنے زمین و آسمان میں کوئی بھی آیندہ ایسا واقعہ ہونے والا نہیں ہے۔ جو بطور پیشگوئی قرآن میں موجود نہ ہو۔ اور اس کے بعد یہ آیت آتی ہے۔ گویا اللہ تعالےٰ نے یہ آیت بطور نمونہ بتائی ہے۔ کہ دیکھو ہم بطور پیشگوئی اپنے رسول پر یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ جب آخری زمانے میں تمام اقوام پر ایک دفعہ پھر حجت قائم ہو جائے گی۔ اور دوبارہ تمام مذاہب کے سامنے اسلام کی تعلیم پیش کی جائے گی۔ تو پھر اس اتمام حجت کے بعد ہم بطور عذاب ان کے لئے زمین سے ایک کیڑا نکالیں گے۔ جو ان کو کاٹے گا اور زخمی کر کے ہلاک کرے گا۔ اور اس طور پر ایک کیڑے جیسی حقیر چیز کے ذریعہ ہم ان کے تکبر کو توڑیں گے۔ اور سزا دیں گے۔

پھر اس آیت کے بعد اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ویوم نحشر من کل امۃٍ فوجاً ممن یکذب بآیاتنا فھم یوزعون حتی اذا جاءوا قال اکذبتم بآیاتی ولم تحیطوا بھا علما۔ ماذا کنتم تعملون ووقع القول علیھم بما ظلموا فھم لا ینطقون۔ یعنے جب مسیح موعود تمام عالم پر اتمام حجت کر چکے گا۔ اور ہماری آواز تمام اقوام کے گوش گزار کر دے گا اور نشانات و معجزات کے ذریعہ اسلام کی صداقت دنیا پر واضح کر دے گا۔ اس وقت ہم ہر ایک قوم میں سے ان لوگوں کو جو اسلام کی صداقت اور مسیح موعود کی سچائی کا انکار کریں گے۔ ان میں سے فوج در فوج دابۃ الارض کے ذریعے ہلاک کر دیں گے [illegible] باز پُرس کریں گے۔ اور

پوچھیں گے کہ کیا تم نے ہماری بیّن اور واضح آیات کا انکار کیا۔ حالانکہ تم ہمارے وسیع علم سے واقف نہ تھے۔ اور تم نے تحقیق کی کوشش بھی نہ کی۔ بلکہ بلا تحقیق مولویوں کے پیچھے لگ کر ان نشانوں کی تکذیب کی یہ تم نے کیا کیا؟ گویا اس میں بتایا گیا ہے کہ مسیح موعود کے انکار کی وجہ سے ہر ایک قوم میں سے لوگ فوج در فوج دابۃ الارض کے ذریعہ ہلاک کئے جائیں گے۔

پس قرآن کریم سے بھی ثابت ہے۔ کہ مسیح موعودؑ کے وقت میں ہی دابۃ الارض خروج کرے گا۔ اس کے علاوہ اگر احادیث پر نظر ڈالی جائے۔ تو ان سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ دابۃ الارض مسیح موعودؑ کے زمانہ سے مخصوص ہے۔ چنانچہ احادیث میں وقع القول علیھم کی تفسیر صحابہ کرامؓ نے یہ فرمائی ہے۔ کہ اذا ترک الامر بالمعروف واذا المریع خوا معروفاً یعنی یہ پیشگوئی اس وقت ظہور پذیر ہوگی۔ جبکہ لوگوں کی نظروں میں نیکی کے کام گراں معلوم ہوں گے۔ اور نیکی کے کاموں کو معمولی سمجھ کر چھوڑ دیا جائے گا۔ اور نہ ہی کسی کو نیکی کی ترغیب دلائی جائیگی بلکہ نیکی کی ترغیب دلانے والے خود بھی راہ راست سے دور جا پڑے ہوں گے۔ گویا نہ صرف امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل نہ ہوگا۔ بلکہ دوسروں کو ترغیب دینے والے علماء بھی شرمن تحت ادیم السماء کے مصداق ہو چکے ہونگے۔ اس وقت مسیح موعود کے ذریعہ سے ان لوگوں پر اتمام حجت ہوگی۔ اور پھر اتمام حجت کے بعد دابۃ الارض بطور عذاب نکلے گا۔ جو منکرین مسیح موعودؑ کو ہلاک کرے گا۔

پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاں بھی مسیح موعودؑ کے ظہور کا ذکر فرمایا ہے۔ وہاں اس کی آمد کی علامات بتاتے ہوئے دابۃ الارض کا ضرور ذکر کیا ہے۔ جس سے ثابت ہے۔ کہ دابۃ الارض کا ذکر جو قرآن کریم میں آیا ہے۔ اس کے خروج کا وقت مسیح موعود کا زمانہ ہے۔ اور ایک حدیث میں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف طور پر فرما دیا ہے۔ کہ جس دابۃ الارض کی میں نے پیشگوئی کی ہے۔ اس سے مراد وہی ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں مذکور ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ وعن عبداللہ بن عمرو بن العاص قال انھا دابۃ الارض المذکورۃ فی القرآن (مشکوٰۃ) عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضورعلیہ السلام نے فرمایا دابۃ الارض وہی ہے۔ جس کی پیشگوئی قرآن کریم میں مذکور ہے۔

اب اس بات کے ثبوت کے بعد کہ دابۃ الارض کے خروج کی پیشگوئی کے ظہور کا وقت مسیح موعود کا ہی زمانہ ہے۔ یہ بات باقی رہ جاتی ہے۔ کہ دابۃ الارض کیا چیز ہے۔ اور اس سے مراد کیا ہے؟

دابۃ الارض سے کیا مراد ہے

اس سوال کے جواب میں اول ہم اس کے لغوی معنوں کی طرف رجوع کرتے ہیں عربی زبان میں دابۃ کا لفظ عام طور پر جانور کے لئے بولا جاتا ہے۔ گویا دابۃ من الارض کے ظاہری معنے یہ ہوئے کہ ایک جانور بطور عذاب کے زمین کے اندر سے نکالا جائے گا۔ ظاہر ہے۔ کہ حیوان کا زمین کے اندر سے نکلنا بالخصوص وہ مطابق احادیث ہاتھی سے بھی بڑا ہو۔ کسی صورت میں درست نہیں۔ کیونکہ جانور کی پیدائش یا رہائش کا تعلق زمین کے اندرونی حصہ سے بالکل نہیں ہے۔ بلکہ حیوان یا جانور اسی طرح پیدا ہوتے ہیں۔ جس طرح زمین کے اوپر انسانی نسل ترقی کرتی ہے۔ اور اگر کوئی خاص جانور بھی مراد لے لیا جائے تو بھی بہرحال وہ جانور جانور ہی ہے۔ اور جانور کا تعلق زمین کے ذرات سے کچھ بھی نہیں ہے۔ لہذا زمین سے نکلنا اور زمین میں نشوونما پانا اور زمین کی اندرونی گرمی کے ذریعے اس کی نسل کا بڑھنا اتنے بڑے جانور سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ پس معلوم ہوا۔ کہ یہ کوئی ایسی چیز ہے۔ جس کی پیدائش اور ترقی کا تعلق زمین سے بہت کچھ ہے۔

اور جانور کا لفظ اس پر بطور استعارہ بولا گیا ہے۔ تاکہ لوگوں کے دلوں میں اس کی ہیبت اور رعب بیٹھ جائے۔ اور قبل از وقت بچاؤ کا سامان کر لیں۔ گویا عربی زبان کے محاورے کے مطابق دابۃ الارض کا لفظ کسی خاص معنے کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ اور اس کے لفظی معنے کرنے اسی طرح صحیح نہیں ہیں جس طرح ابن سبیل کے معنے راستے کا بیٹا اور جس طرح ’’ابن سبیل‘‘ اور ’’ابن العرس‘‘ دو مرکب لفظ مل کر اصطلاحی رنگ میں خاص معنوں کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور ان کے ظاہری اور لفظی معنے مراد نہیں ہوتے۔ اسیطرح دابۃ الارض بھی قرآنی اصطلاح میں کسی خاص چیز کیلئے وضع کیا گیا ہے۔ خواہ ’’ابن سبیل‘‘ کی طرح سمجھ لیا جائے۔ اور خواہ ’’صلوٰۃ‘‘ کے لفظ کی طرح منقول شرعی سمجھ لیا جائے۔ چنانچہ قرآن کریم بھی ہماری اس بات کی تصدیق کرتا ہے۔ کہ یہ مرکب لفظ زمین میں رہنے والے کیڑے کیلئے استعمال کیا گیا ہے۔ ایک دوسری جگہ بھی یہی لفظ قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے فلما قضینا علیہ الموت ما دلھم علی موتہ الا دابۃ الارض تاکل منساتہ یعنی ہم نے حضرت سلیمان پر جب موت کا حکم جاری کیا تو جنات کو کسی نے ان کے مرنے کا پتہ نہ دیا۔ مگر گھن کے کیڑے نے جو سلیمان کے عصا کو کھاتا تھا۔

پس معلوم ہوا۔ کہ یہ مرکب لفظ قرآنی اصطلاح میں کسی زمین کے کیڑوں کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ اور زیر بحث آیت میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے۔ کہ مسیح موعود کے وقت میں ان کے مخالفین کو ایک زمین میں رہنے والے کیڑے کے ذریعے ہلاک کر کے ان کے تکبر کا مزا ان کو چکھایا جائے گا۔

ایک سوال کا جواب

اب ایک اور سوال ہو سکتا ہے۔ کہ اگر اس سے مراد کیڑا ہے۔ تو احادیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیوں اسے ایک لمبے لمبے بالوں والا جانور یا اس کے اور کئی نقشے بنائے ہیں بعض احادیث میں لکھا ہے۔ کہ وہ جن ہے۔ جو چوب لگاتا ہے۔ بعض میں لکھا ہے۔ وہ ایک عورت ہوگی۔ یا ہاتھی اور شیر کی شکل کا ہوگا۔ بعض میں اس کا نام ’’جساسہ‘‘ لکھا ہے۔ بعض میں لکھا ہے۔ صحابہ نے حضرت علیؓ کو دابۃ الارض سمجھا [illegible] اس کے متعلق یاد رکھنا چاہئیے کہ پیشگوئیوں میں استعارات کا پہلو غالب ہوتا ہے۔ اور یہاں تو صاف اور سیدھی بات ہے۔ کہ آفتوں اور عذابوں کا نظارہ جب قبل از وقت لوگوں کو دکھایا جاتا ہے۔ تو اس کی مثال اسی چیز سے دی جاتی ہے۔ جس سے لوگ بہت زیادہ خوف کھاتے اور تکلیف اٹھاتے ہوں۔ اور جب نعمتوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تو انہی نعمتوں کی مثال دی جاتی ہے۔ جو دنیا میں لوگوں میں سب سے زیادہ مرغوب ہوں۔ چنانچہ جنت کی نعمتوں کی مثال اسی لئے دنیا کی اعلیٰ چیزوں سے دی گئی ہے۔

پس اس زمین میں رہنے والے کیڑے کی مثال بھی اسی لئے بہت بڑے اور ڈراؤنے جانوروں سے دی گئی ہے۔ تاکہ لوگ موت اور ہلاکت کے ڈر کی وجہ سے راہ راست پر قدم ماریں۔ اور مسیح موعود کا انکار نہ کریں۔ ورنہ اگر اللہ تعالےٰ یہی فرما دیتا کہ ایک ایسا باریک اور چھوٹا سا کیڑا ہوگا۔ جو لوگوں کو کاٹے گا۔ اور زخمی کرے گا۔ تو جھٹ ہر ایک کے دل میں خیال پیدا ہوتا۔ کہ کیا ہے؟ اتنے سے کیڑے کو انگلی سے مسل کر رکھ دینگے اور اس کے عذاب سے محفوظ ہو جائیں گے۔

پس یہی حکمت اور راز مضمر ہے اس بات میں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درندوں اور ڈراؤنے جانوروں سے دابۃ الارض کی مثال دی ہے۔

احقر۔ محمد صدیق مولوی فاضل جامعہ۔
از امرتسر

میڈرڈ کا احمدی مجاہد روما میں

سپین کے دردناک حالات اور اٹلی میں تبلیغ اسلام

روما ۲۵ جنوری ۱۹۳۷ء - چونکہ سپین کی دردناک جنگ کی وجہ سے ڈاک کی آمد و رفت کا سلسلہ بالکل بے قاعدہ ہو گیا تھا۔ اس لئے مجھے قادیان کی مقدس بستی کے حالات کا علم اور سلسلہ کے اخبارات پڑھے چار ماہ گذر گئے ہیں۔ یہ رپورٹ اس امید پر ارسال خدمت کر رہا ہوں کہ ضرور پہنچ جائے گی۔ اور میرے لئے دعا کرنے کا موجب ہو گی۔

میڈرڈ کی خوفناک حالت

ماہ نومبر ۱۹۳۶ء کے ابتدائی ایام میڈرڈ دارالسلطنت سپین کے لئے اگر قیامت کہیں تو بجا ہے۔ کوئی دن ہی خالی جاتا ہو گا کہ خوفناک بم باری نہ ہو۔ دن رات کسی کو آرام میسر نہ تھا۔ ہر طرف سے آہ و زاری اور چیخ و پکار کی آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ ہر دن پہلے سے زیادہ خطرناک حالات اپنے ساتھ لاتا۔ میڈرڈ کے گلی کوچوں میں مسلح سپاہی پھرتے۔ اور ہر مرد و عورت۔ بچہ اس کس مپرسی کی حالت میں ادھر ادھر بھاگتے کہ قیامت آ گئی ہے میڈرڈ کے ارد گرد بم باری اور توپوں کے دردناک فائروں سے ڈر کر لوگ جو کچھ اپنے گھروں سے اٹھا سکتے اٹھا لئے۔ اور شہر میں داخل ہونے کے لئے دوڑ پڑتے اس خیال سے کہ شہر میں کچھ امن ہو گا۔ مگر شہر کے گلی کوچوں میں بد انتظامی۔ بے تحاشہ فائروں کا سلسلہ اور سب سے دردناک ہوائی جہازوں کی بم باری ہر امید کہ جو کسی کے دل میں اٹھتی خاک میں ملا دیتی۔ شہر میں جس طرف نظر اٹھتی تباہی ہی تباہی اور کھنڈرات نظر آتے۔ میڈرڈ کے ارد گرد جو لڑائی ہو رہی تھی۔ وہاں توپوں کا عام استعمال جاری تھا اور ان توپوں کے shells شہر کے ہر حصہ میں گرنے شروع ہو گئے۔ یہ shells کہ جس جگہ گرتے قیامت برپا کر دیتے۔ میرے مکان کے ارد گرد درجنوں ایسے shells گرے اور ہر طرف آہ و زاری کے سوا کچھ سنائی نہ دیتا تھا۔ یہ shells عام طور پر دن کے وقت شہر کے ہر حصہ میں گرتے اور رات کو شدید بم باری ہوتی۔ میرے مکان کے ارد گرد اکثر مکانات تباہ و برباد ہو گئے۔ اور لوگ اپنا مال و متاع وہاں چھوڑ کر وہاں سے بھاگ نکلے۔ مگر میرے خدا نے مجھے محفوظ رکھا۔

سپین سے واپسی

حالات از حد خطرناک ہو رہے تھے۔ برٹش سفیر نے مجھے سفارت خانہ میں بلایا اور وہاں دو دن گذارنے کے بعد برٹش رعایا کو اس نے حکماً میڈرڈ سے روانہ کر دیا۔ اور میں میڈرڈ اور سپین کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتا ہوا روانہ ہو پڑا۔ میرا سفر گورنمنٹ انگریزی کی لاریوں میں شروع ہوا۔ میرے ساتھ دوسرے انگریز جو اپنے وطن جا رہے تھے۔ خوش و خرم نظر آتے مگر میں غمگین اور حزین تھا۔ کیونکہ میرے آقا نے جس ملک کے قلوب کو فتح کرنے کے لئے مجھے بھیجا تھا۔ مجھے اس ملک میں اپنا کام نامکمل نظر آ رہا تھا۔ بے اختیار میرے دل سے دعا نکلتی کہ "اے میرے مولا میں ہر قربانی کر کے بھی اس ملک میں رہتا مگر تیرے پیارے مسیح موعود کی تعلیم تیرے حکام کے احکام کی تعمیل پر مجبور کر رہی ہے تو اپنے فضل سے اس بیج کو جو میرے ذریعہ سرزمین سپین میں بویا جا چکا ہے بڑھا اور سر سبز کر اور احمدیت کی ترقی کے سامان پیدا فرما۔" شام کے قریب سپین کے ساحل پر لاری آ کر ٹھیر گئی اور سب کو رات وہاں بسر کرنے کی ہدایت ہوئی۔ اس شہر میں میڈرڈ کی نسبت امن تھا اور جب میں ان دونو شہروں کی حالت کا مقابلہ کرتا۔ تو میری آنکھیں آنسوؤں سے بھر جاتیں آخر وہ وقت آیا کہ ایک کشتی نے مجھے سپین سے جدا کر دیا اور وہ سمندر کی موجوں کے درمیان اس قدر تیز فرانس کے ساحل پر لے آئی۔ کہ اس سفر میں ہوش و حواس بجا ۔۔۔ اس سفر سے قبل بعض انگریزوں نے مجھ سے احمدیت کے متعلق حالات دریافت کئے۔ تو میں نے انہیں ہر لحاظ سے مکمل حالات بتلائے اور کئی ایک نے اس عرصہ میں مجھ سے لٹریچر حاصل کر کے مطالعہ شروع کر دیا۔ وہ سب احمدیت کے مداح اور ثنا خواں تھے۔

سفر میں تبلیغ

فرانس کے ساحل پر اتر کر ایک رات مارسیلز میں بسر کی۔ اور دوسرے دن گاڑی کے ذریعہ لنڈن روانہ ہوا۔ اس سفر میں چونکہ فرانس کی زبان سے ناواقف تھا۔ اس لئے تبلیغ کرنے کا کافی موقعہ نہ ملا۔ آخر خدا تعالے نے اتفاقاً ایک ایسے شخص سے میری ملاقات کرا دی جو لنڈن تک سفر کر رہا تھا۔ اور انگریزی جانتا تھا۔ اس نے از حد دلچسپی سے میری باتیں سنیں اور احمدیت کا لٹریچر جو میں نے پیش کیا اسے بخوشی قبول کر لیا۔ اس کا نام Dr Curre تھا۔ اس نے لنڈن کے قیام کے دوران میں احمدیہ مسجد میں جا کر مزید واقفیت حاصل کرنے کا وعدہ کیا

جبرالٹر کو روانگی

قریباً ایک ہفتہ لنڈن میں گذارنے کے بعد جبرالٹر کے لئے روانہ ہوا۔ یہ جہاز کا سفر تھا۔ خدا تعالے کے فضل سے تبلیغ کے اکثر مواقع میسر آئے اور بعض انگریزوں اور چند ایک ہندوستانیوں کو پیغام احمدیت پہنچایا۔ اور ہر ایک کو سلسلہ کا لٹریچر برائے مطالعہ دیا۔ ایک انگریز جو رنگون جا رہا تھا۔ اور اردو زبان جانتا تھا اسے تبلیغ کرنے کا کافی وقت ملا۔ جبرالٹر تک چار دن کا سفر تھا اس سفر میں خدا تعالے کے فضل سے کامیاب تبلیغ ہوئی۔ آخر جبرالٹر آیا۔ مگر یہاں اترتے ہی حکومت کی خاص پابندیوں کے باعث اسی جہاز میں واپس ہونا پڑا۔ اس جہاز کے ذریعہ فرانس کی ایک بندرگاہ ٹولون میں اترا۔ اور یہاں قریباً ایک ماہ قیام کیا۔

ٹولون کے باشندے

اس شہر کی آبادی ۱۵۰۰۰۰ ہے اور اکثر کاروباری لوگ ہیں۔ یہاں بہت سے مسلمان بھی نظر آئے۔ خاص کر الجیریا کے مسلمان کافی تعداد میں تھے مگر اکثر بیکار ہیں ان مسلمانوں کا ایک ہوٹل بھی تھا۔ جس میں میں روزانہ جاتا اور ان کی حرکات و سکنات کو دیکھتا۔ مجھے ان مسلمانوں کی حالت پر رونا آتا۔ ان میں سے چند ایک سعید الفطرت بھی تھے۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی میں نے خوشخبری دی۔ اور رسالہ البشریٰ عربی برائے مطالعہ دیا۔ ایک دن قریباً ۹ کا مجمع تھا۔ میں نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر سب کو عربی زبان میں مخاطب کرتے ہوئے بتایا۔ کہ حضرت مسیح موعود دنیا میں تشریف لے آئے ہیں۔ اور میں آپ کی جماعت کا نمائندہ ہوں۔ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ کہ آپ کو قبول کرے اور آپ کی جماعت میں داخل ہو۔ قرآن مجید اور احادیث کی بعض پیشگوئیاں آپ کے دعاوی کی صداقت میں پیش کیں۔ سب نے توجہ سے میری باتیں سنیں۔ بعض سعید طبع روزانہ شوق سے باتیں سنتے اور میری بڑی عزت کرتے۔ جہاں تک مجھ سے ہو سکا میں نے ان میں سے ہر ایک کی حالت کا مطالعہ کر کے اس کے مناسب حال اس کو نصائح کیں اور تبلیغ بھی کی۔ ہر ایک کو نماز پڑھنے کی تاکید کی۔ میری روانگی کے دن اکثر نے اکٹھے ہو کر دعا کے بعد مجھے رخصت کیا۔ اس شہر میں بعض ٹرکی کے مسلمان بھی تھے۔ ان میں سے ایک جو فوٹو گرافی کا کام کرتا تھا۔ اس سے واقفیت پیدا ہوئی۔ اور اس کے ذریعہ بعض اور مسلمانوں سے بھی موقعہ بموقعہ ان کو اسلام کے مسائل سے واقف کرتا رہا

بغداد کے ایک نوجوان سے ملاقات

بغداد کے ایک نوجوان سے ایک دن ملاقات ہوئی تو اسے پیغام احمدیت پہنچایا۔ عیسائیوں میں سے اکثر کو لٹریچر برائے مطالعہ دیا اور انہوں نے دلچسپی سے اس کا مطالعہ کیا۔ ان لوگوں میں سے ایک نوجوان خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ جو

سلسلہ سے ہمدردی اور اُنس رکھتا ہے انگریزی دان ہے۔ اس کا نام Vincent Jaglisha ہے اس کو کافی لٹریچر برائے مطالعہ دیا ہے۔ رومانیہ کے بعض عیسائیوں کو وقتاً فوقتاً تبلیغ کرنے کے مواقع ملتے رہے۔ ٹرینیڈاڈ کا ایک مسلمان ایک دن اتفاقاً مل گیا۔ اس نے تمام احکام دین ترک کر دئے ہوئے تھے۔ اور یہاں کی ایک عورت کے ساتھ بغیر نکاح کے رہتا تھا۔ اس کو اس کی حالت کی طرف متوجہ کرتے ہوئے اسلامی احکام کی پابندی کرنے کی تاکید کی۔ اُس نے وعدہ کیا کہ میں سچے دل سے توبہ کرکے اسلام کے تمام احکام پر کاربند ہو جاؤں گا۔ اس نے میری فرانس سے روانگی تک میری ہر طرح امداد کی اور سٹیشن پر الوداع کہنے کے لئے بھی آیا۔ رومانیہ کا ایک اور عیسائی قابل ذکر ہے۔ جو ٹوبون میں فوٹوگرافر کا کام کرتا ہے۔ اس کو بھی کافی تبلیغ کی گئی۔ وہ ہر روز میرے پاس آکر حالات سنتا رہا۔ اور آخری دن سٹیشن پر الوداع کہنے کے لئے بھی آیا۔ اس کا نام Mr. Menzikian ہے افریقہ کے اکثر حبشی مسلمان سپاہیوں سے ملاقات ہوئی اور وقتاً فوقتاً ان کو تبلیغ کرتا رہا۔ وہ جہاں ملتے میری عزت کرتے۔

حضرت امیر المومنین کی طرف سے اٹلی جانے کا حکم

یہاں پر قیام کے دوران میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد برائے روانگی اٹلی موصول ہوا۔ جس پر گاڑی کے ذریعہ سفر کرتا ہوا اٹلی کے دار السلطنت روما میں پہنچا۔ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ اس سفر میں اکثر اٹالین لوگوں کو تبلیغ احمدیت کرنے کا موقعہ ملا۔ سب نے از حد دلچسپی سے میری باتیں سنیں۔ اور میری کامیابی کے لئے دعائیں کیں۔ دو انگریزی دانوں سے خاص طور پر سلسلہ کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ انہوں نے اسلام کی تعلیم کو بہت پسند کیا۔ اور آئندہ مجھ سے ملاقات کرکے مزید واقفیت حاصل کرنے کا وعدہ کیا۔

روما آئے مجھے ۴ دن گذر گئے۔ اس دوران میں برٹش قنصل اور حکومت کے بعض ذمہ دار افسروں سے ملاقاتیں کر چکا ہوں۔ اور یہاں ۶ ماہ ٹھہرنے کی اجازت حاصل کر لی ہے۔ حکومت کے افسر نہایت خندہ پیشانی سے پیش آئے۔ اور میری ہر ممکن امداد کرنے کا وعدہ انہوں نے کیا۔ چند ایک انگریزی دانوں سے ملاقات ہوئی۔ اور ان سے سرسری گفتگو ہوئی۔ ایک مکان پر ایک دن قیام کیا۔ اور اس کے رہنے والوں میں سے ایک کپتان اور معزز شریف اٹالین اور دو عورتوں کو احمدیت کے عقائد سے واقف کیا۔ اب مستقل رہائش کیلئے ایک اور مکان تلاش کرکے اس میں آ گیا ہوں۔ یہاں کے رہنے والے لوگ تعلیم یافتہ اور شریف طبع ہیں۔ ان کے دستور عام طور پر اسلام کے مطابق دیکھنے میں آتے ہیں۔

طرابلس کے دو مسلمان سپاہیوں سے ملاقات

ان دنوں طرابلس کے دو مسلمان سپاہیوں سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مجھے مرحبا کہتے ہوئے مجھ سے مصافحہ کیا۔ اور میری اس ملک میں آنے کی غرض پوچھی۔ میں نے عربی زبان میں ہی ایک گھنٹہ اُن سے گفتگو کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسّلام کی آمد کی خوشخبری انہیں سنائی۔ وہ یہ سن کر بہت خوش ہوئے۔ ان میں سے ایک تو اپنے افسر کے بلانے پر چلا گیا۔ اور دوسرا نہایت توجہ اور غور سے میری باتیں سنتا رہا۔ اور میرے مکان تک میرے ساتھ آیا۔ اور میرے پاس بیٹھکر قریباً ۲ گھنٹے سلسلہ کے متعلق حالات پوچھتا رہا۔ اور کہنے لگا۔ میں ابھی بیعت کرتا ہوں۔ میں نے اسے پورے طور پر حالات معلوم کرکے اور تسلی کرکے بیعت کرنے کی ہدایت کی۔ اس نے باقاعدہ نماز پڑھنے کا وعدہ کیا۔ اور اپنے فارغ اوقات میں میرے پاس آکر مسائل سے واقفیت حاصل کرنے کا وعدہ کیا۔ اس کا نام محمود ہے۔

دوسرے نوجوان کا نام علی تھا۔ طرابلس کے اکثر مسلمان سپاہی یہاں نظر آئے۔ مگر سب کے سب عیسائیت کے رنگ میں رنگین نظر آئے۔ خدا کرے کہ ان کی آنکھیں کھلیں۔ اور اسلام کی خدمت کرنے کی ان کو توفیق ملے۔

روما کے شہر میں برٹش قنصل کے دفتر سے واپسی کے وقت دو ہندوستانیوں سے ملاقات ہوئی۔ یہ مجھ سے مل کر بہت خوش ہوئے۔ ان میں سے ایک صاحب تو عیسائی ہیں۔ ان کا نام مسٹر جان ہے۔ اور ۲۰ سال سے یہاں رہتے ہیں۔ اور یہاں ہی شادی کر چکے ہیں۔ کئی زبانیں جانتے ہیں۔ اور دوسرے صاحب دہلی کے ایک شریف ہندو خاندان سے ہیں آپ کا نام لالہ جوالا پرشاد ہے۔ اور روما میں آنکھوں کے علاج کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ چند یوم تک واپس ہندوستان روانہ ہونے والے ہیں۔ ان دونوں نے میرے مکان پر آکر مجھ سے احمدیت کے متعلق گفتگو کرنے کا وعدہ کیا۔ مگر دو دن سے مطلع ابر آلود ہے۔ اور سخت سردی ہے۔ اس لئے تشریف نہیں لائے۔ امید ہے آئندہ ملاقات کے وقت ان کو تبلیغ احمدیت کروں گا۔

احمدیت کی ترقی کی غالب امید

اس ملک کے لوگوں سے مجھے خوشبو آتی ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ جلد از جلد اس شرک کے مرکز اعظم میں احمدیت کی نورانی شعاعیں پھیلائے گا۔ اور سعید طبائع احمدیت میں اس طرح داخل ہوں گی۔ کہ یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ ہوگا۔

بظاہر حالات گو مخالف بھی ہوں۔ مگر میرا دل جو امیدوں سے پُر اور محکم یقین اپنے اندر رکھتا ہے۔ کہ احمدیت ضرور یہاں ترقی کرے گی۔ میرے حوصلہ کو بڑھا رہا ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست

تمام احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ میری کامیابی کے لئے دعاء فرمائیں۔ کام مشکل ہے۔ اور میں کمزور۔ پس اس کا فضل ہی ہے۔ جو میری ہر مشکل کو حل کر دے۔ اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے میں بھی ہر ممکن قربانی کروں گا۔ اور آپ بھی میرے لئے درد دل سے دعاء فرمائیں

خاکسار:۔ محمد شریف ملک مجاہد سپین واٹلی مقیم روما

برطانیہ کی جنگی تیاریاں

لنڈن ۱۲ فروری سر نیویل چیمبرلین وزیر مالیہ برطانیہ نے دارالعوام میں سوالات کے وقت دفاعی پروگرام اور اس کے مصارف کی تشریح کرتے ہوئے کہا حکومت چاہتی ہے کہ دفاعی پروگرام کے روز افزوں اخراجات کو پورا کرنے کی غرض سے ایسے اختیارات حاصل کرے۔ جن کی بنا پر ضروری قرضہ حاصل کر سکے۔ اور عرصہ پانچ سال تک بجٹ کی باقی ماندہ رقوم کو استعمال کر سکے اس وقت اس خرچ کا اندازہ ۱۵۰ کروڑ پونڈ لگایا گیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ میں نے گذشتہ بجٹ کی منظوری کے وقت اپنے بیان میں اس امر کا اظہار کیا تھا۔ کہ قوت دفاع کا پروگرام اس امر کا مقتضی ہے۔ کہ ان مصارف کو مکمل پانچ سالوں میں منقسم کیا جائے۔ گذشتہ بارہ مہینوں کے تجارب سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کام کی اہمیت میں کسی قسم کا فرق نہیں ہوا اور نہ ہی برطانوی فوجوں کو مطلوبہ معیار تک پہنچانے کی ضرورت کم ہوئی ہے بلکہ حالات ظاہر کر رہے ہیں کہ اس وقت کی ضروریات میری پچھلی تقریر دیا کی تائید کر رہی ہیں۔

دفاعی پروگرام کے مصارف کی رفتار اتنی تیز ہے کہ صرف مالیات سے ان کا پورا کرنا غیر ممکن ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ بقدر امکان مالیات سے اور بقدر ضرورت دوسرے ذرائع سے امداد لی جائے۔ بنابریں حکومت کا خیال ہے کہ پارلیمنٹ میں ایک بل پیش کر کے قرضہ حاصل کرنے یا پانچ سال تک زائد بجٹ کے استعمال کا اختیار حاصل کرے۔

اس وقت اس امر کی تفصیل ناممکن ہے کہ قرضہ کی رقم کتنی ہوگی یا یہ پروگرام کتنی مدت تک ختم ہوگا۔ مسٹر چیمبرلین نے اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے اس قرضہ کی ادائیگی کے متعلق بعض امور کی تشریح کی اور کہا کہ حکومت ایسے امور کی نگرانی سے متعلق پارلیمنٹ کے حقوق چھیننا نہیں چاہتی۔ پارلیمنٹ کنٹرول میں پوری مجاز ہوگی۔ یہ بل بذات خود اخراجات کے لئے کسی قسم کا اختیار نہیں دے سکے گا۔ قوت دفاع کے مجوزہ اخراجات جن میں معمولی اور غیر معمولی اخراجات بھی شامل ہیں۔ بدستور پارلیمنٹ کے سامنے پیش ہوا کریں گے۔ قرضہ سے حاصل کردہ رقوم یا زائد بجٹ سے حاصل کردہ رقم کا کوئی حصہ پارلیمنٹ کی اجازت کے بغیر استعمال نہیں کیا جا سکیگا۔ حکومت کا خیال ہے۔ کہ قرضہ کی حاصل کردہ قوم کو ۳۰ سال تک ادا کرے اور اس کے سود کے متعلق پارلیمنٹ میں بل پیش کیا جائے گا۔

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سب جج درجہ چہارم مقام چکوال

دعویٰ دیوانی ۷۸۵ سال ۱۹۳۶ء

بدھ سنگھ ولد تارا سنگھ قوم کھتری ساکن نیلہ تحصیل چکوال بنام حاجی احمد ولد سلطان قوم رانجھہ ساکن ڈھوک رانجھہ داخلی نیلہ تحصیل چکوال حال بمقام چک ۱۵۳ نہر ۲-۱۰ ایل ریاست بہاول نگر ڈاک خانہ ہارون آباد

دعویٰ ۔/۱۸۰ ابرائے تمسک

بنام حاجی احمد ولد سلطان قوم رانجھہ ساکن ڈھوک رانجھہ داخلی نیلہ تحصیل چکوال حال بمقام چک ۱۵۳ نہر ۲-ایل ڈاک خانہ ہارون آباد ریاست بہاولنگر۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی حاجی احمد مدعاعلیہ مذکور پر تعمیل سمن بطریق معمولی نہیں ہوسکتی ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام حاجی احمد مدعاعلیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر حاجی احمد مدعاعلیہ مذکور بتاریخ ۱۸ ماہ فروری ۱۹۳۷ء کو مقام چکوال حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یک طرفہ عمل میں آئے گی۔

آج بتاریخ ۸ ماہ فروری ۱۹۳۷ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ (مہر عدالت) (دستخط حاکم)

وصیت میں تصحیح میری اہلیہ صاحبہ سردار بیگم کی وصیت مطبوعہ اخبار رحیم جنوری ۱۹۳۷ء میں جائداد کے متعلق صرف پانچ روپیہ حق مہر لکھا ہے۔ صحیح رقم مبلغ ۵۰۰ روپیہ ہے۔ جو کہ کاتب کی غلطی سے پانچ روپیہ لکھا گیا۔ خاکسار:۔ محمد صادق سٹور کیپر حال ملتان۔ چھاؤنی

ضروری اعلان متعلق تابوت

آئندہ جو نعش قادیان لائی جائے۔ اس کے تابوت کی چوڑائی اور اونچائی ۲×۲ فٹ سے زیادہ نہ ہو۔ اور لمبائی بقدر نعش ہو۔

بعض لوگ ناواقفی کی وجہ سے تابوت کی چوڑائی اونچائی لمبائی زیادہ رکھتے ہیں اس لئے پہلی کی تیار شدہ قبر میں نہیں آسکتا اگر اس اعلان کے بعد کوئی تابوت مذکورہ بالا پیمانہ سے زیادہ کا ہوا۔ تو اس کو چھوٹا کرنے کا خرچ تابوت لانے والوں کو برداشت کرنا پڑے گا۔

سیکرٹری مقبرہ بہشتی

جھنگ مگھیانہ کے مشہور کھیسوں کا کارخانہ

میرے پاس نہایت ہی اعلیٰ خوبصورت پائیدار مختلف رنگوں اور نمونہ کے کھیسوں کا سٹاک موجود ہے۔ احباب کرام آرڈر دیکر احمدیہ کارخانہ سے فائدہ اٹھائیں۔ مال حسب منشا اور رعائتی قیمت پر ارسال خدمت ہوگا۔ نوٹ ریلوے سٹیشن اور ڈاکخانہ کا پورا پتہ تحریر فرمادیں۔ ملنے کا پتہ۔ قاضی غلام حسن احمدی متصل مسجد احمدیہ خطیب مسجد احمدیہ مگھیانہ جھنگ پنجاب

کشیدہ کاڑھنے کی مشین

شریف بہو بیٹیوں کو باسلیقہ اور ہنرمند بنانے کے لئے بہترین چیز ہے۔ زنانہ سکولوں کی لڑکیاں فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ اونی سوتی ریشمی کپڑوں پر پھول پتے گلکاری وغیرہ کشیدہ کا کام خوشنما دنوں میں بآسانی ہو سکتا ہے۔ شریف لڑکیوں کا شغل امیرزادیوں کا سنگار غریب عورتوں کا روزگار ہے۔ کشیدہ سکھانے کی کتاب ہمراہ مفت ملیگی قیمت ۸ محصول ۸ دو کے خریدار کو محصولڈاک معاف

ملنے کا پتہ یونین سپلائی کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۱۶۵ دہلی

ضروری اطلاع

اس کے پڑھنے سے لاکھوں کا بھلا ہوگا

صاحبان! میں نہ اشتہاری حکیم ہوں نہ ڈاکٹر بلکہ معمولی آدمی ہوں۔ بدقسمتی سے اپنے ہاتھوں جوانی کا ستیاناس کرنیوالی عادت پڑ گئی تھی جسکے نتیجہ سے میں بالکل بے خبر تھا۔ عرصہ ڈیڑھ دو سال کے بعد مجھے نامردی کا نامراد مرض لاحق ہوگیا۔ سرعت جریان۔ احتلام وغیرہ کی بے انتہا شکائتوں سے میرا چہرہ دن بدن لاغر اور زرد ہوتا جاتا تھا۔ دل ہر وقت دھڑکنا۔ سر چکرانا۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا آنا گھبراہٹ سستی اور اداسی چھائی رہتی تھی۔ دوست میری پژمردگی کا سبب پوچھتے تھے۔ مگر میں کسی کو اپنی حالت نہ بتاتا تھا۔ مگر در پردہ مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں سے جنکے لمبے چوڑے اشتہاروں کی کوئی حد نہ تھی۔ ادویات منگوا کر استعمال کرتا رہا۔ مجھے خاک بھی فائدہ نہ ہوا۔ اس مایوسی کی حالت میں میں زندہ درگور ہونے کو ترجیح دیتا تھا۔ اتفاقاً خوش قسمتی سے مجھے ایک ملازمت کے سلسلہ میں چمن جانا پڑا جس جگہ پر ٹھہرا ایک فقیر خضر کی صورت وہاں مقیم تھے۔ مجھے پوچھنے لگے۔ کہ تم اداس اور تمہاری صورت مریضوں کی سی کیوں ہے۔ میرے پُر درد دل نے اس خضر صورت اور کامل سنیاسی سے اپنا سارا دکھ درد کہہ دیا۔ اور یہ بھی کہہ دیا۔ کہ اب میں تنگ آکر خودکشی کرنے پر آمادہ ہوں۔ اس فقیر صاحب نے ازراہ شفقت رحم فرماکر ایک نسخہ کھانے کیلئے مقوی گولیوں کا اور دوسرا نسخہ رگوں اور پٹھوں کی سستی دور کرنے کیلئے بتلایا۔ میں نے حسب الارشاد لاتعداد جنگلی جڑی بوٹیاں اور کئی ادویات بازار سے خرید کر ہر دو جوہر کیمیا کو روبرو اس صاحب کمال کے تیار کر کے استعمال کرنا شروع کیا۔ ناظرین میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر سچ کہتا ہوں کہ ساتویں ہی روز میری تمام شکائتیں رفع ہونی شروع ہوگئیں اگرچہ مجھ کو چند ہی روز کے استعمال سے ضبط کرنا دشوار ہوگیا۔ مگر بموجب ارشاد اپنے محسن کے ۲۱ روز تک پرہیز اور علاج جاری رکھنا پڑا۔ میں ہر روز تین ساڑھے تین سیر دودھ بآسانی ہضم کر لیتا تھا۔ میرا چہرہ بارونق۔ بدن مضبوط اور بینائی طاقتور ہوگئی ہے۔ اب ایسا قابل فخر مرد بن گیا ہوں۔ کہ جس کے بیان کرنے کی تہذیب اجازت نہیں دیتی۔ باقی ماندہ دوائی کا نامردی کے مایوس مریضوں پر تجربہ کیا۔ تو ہر قسم کی نامردی۔ سستی۔ جریان احتلام۔ سرعت وغیرہ کیلئے اکسیر سے بڑھ کر پایا۔ جو اصحاب اس خطرناک اور قبیح عادت کے شکار بن کر حظوظ انسانیت سے محروم ہو بیٹھے ہوں۔ اور سینکڑوں روپیہ علاج معالجہ پر صرف کر کے بھی مایوس ہو چکے ہوں۔ وہ اس قلیل القیمت اور سریع الاثر دوائی کو استعمال کر کے صحت یاب ہو جائیں۔ اور خدا کے فضل کے گیت گائیں۔ قیمت صرف لاگت ادویات اور خرچ اشتہار پر بمشکل اکتفا کرتی ہے۔ قیمت مقوی گولیاں جس میں ۲۱ روز کی خوراک موجود ہے۔ صرف دو روپے عہ قیمت روغن مالش جس سے کسی قسم کی پھنسی یا آبلہ نمودار نہ ہوگا۔ فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ (عہ۸) جریان کیلئے یہ گولیاں از حد مفید ہیں۔ مادرزاد نامردی کے سوائے خواہ کسی قسم کی نامردی کا مرض کیوں نہ ہو۔ اکسیر ہے۔ اس دوائی میں کسی کشتہ کی آمیزش نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر بچہ۔ بوڑھا۔ اور جوان بآسانی بغیر لحاظ موسم کے ان گولیوں کا استعمال کر سکتا ہے۔ اور لطف یہ کہ اس دوائی کے استعمال کے بعد دوبارہ کسی دوائی کی ضرورت نہ رہے گی۔ یہ بھی ظاہر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اشتہار کے نکالنے سے میری کوئی ذاتی غرض نہیں ہے۔ اور نہ ہی میرا مدعا جعلی اشتہار شائع کر کے پبلک سے روپیہ کمانے کا ہے۔ بلکہ ہر خاص و عام کو مدنظر رکھ کر اور احباب کے اصرار پر یہ اشتہار شائع کیا جاتا ہے۔ تندرست اور شوقین اصحاب بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کیونکہ اس کے استعمال سے سست سے سست چست اور چست سے طاقتور بن جاتا ہے۔ اگر بڑھاپے میں بھی لطف جوانی اٹھانا چاہتے ہیں۔ تو ان گولیوں اور روغن مالش کا استعمال کریں۔ اس کے استعمال سے بدن میں خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ اور شرطیہ ساٹھ سال کی عمر تک بال سیاہ رہتے ہیں۔ **الغرض** جب جسم کمزور ہونے لگا ہو تو اس کا استعمال کریں۔ اور فائدہ اٹھائیں۔ مخفی دکھوں کا تمام دنیا کی دواؤں سے عجیب و غریب علاج ہے۔ نیز عورتوں کی جوانی قائم رکھنے کیلئے جو عورتیں مردوں کی طرح جریان الرحم یا اخراج رطوبت یعنی لیکوریا جیسے خطرناک امراض میں مبتلا ہوں۔ ان کے لئے مقوی گولیاں از حد مفید ہیں۔ ضرورتمند اصحاب تجربہ کریں۔ مکمل پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا۔ محصولڈاک۔ پیکنگ ۸ علاوہ ہوگا۔ خط و کتابت پوشیدہ رکھی جاتی ہے۔

خاص نوٹ:۔ ہم سے خرید کر فروخت کر کے منافع کمانے والے اصحاب معاف فرمائیں۔ غیر ملکی اصحاب کیلئے دوائی کی قیمت پیشگی بھیجنا ضروری ہے

شرطیہ علاج اور شرطیہ وعدہ

ہندو کو دھرم اور مسلمان کو ایمان کی قسم ہے۔ کہ اگر میری دوائی کے استعمال سے حسب دلخواہ فائدہ نہ ہو۔ تو اپنی تحریر بھیجکر قیمت واپس منگوالیں۔ عدم صحت کی صورت میں کسی کا پیسہ رکھنا گناہ سمجھتا ہوں۔ اگر کوئی صاحب اس دوائی سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ تو انکی قسمت

ضروری اطلاع

یہ یاد رہے۔ کہ میری دوائی صرف نامردی۔ سستی جریان۔ احتلام۔ کمزوری اور لاغری اور جریان الرحم (لیکوریا) سے مخصوص ہے۔ یہ امراض خواہ کسی سبب سے ہوں جلق یا کثرت مباشرت عادات بد سے سب کیلئے یکساں مفید ہے۔ سوزاک یا آتشک سے پیدا کی ہوئی کمزوری کیلئے اس کا استعمال کرنا طاقت کا بیمہ کرنا ہے۔ اور مادرزاد نامردی کیلئے میری دوائی مفید نہیں ہے۔

دوائی ملنے کا پتہ:۔ منیجر دار الشفاء گولیاں۔ مقام کوئٹہ نمبر ۸ (بلوچستان)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

برسلز ۱۳ فروری - اگر جرمنی نے فرانس پر حملہ کر دیا - تو بیلجیم فرانس کی امداد پر آمادہ نہیں ہوگا - یہ اندازہ اس جواب سے لگایا گیا ہے - جو حکومت برطانیہ کے ایک استفسار میں حکومت بیلجیم نے دیا ہے - یہ استفسار جدید معاہدہ لوکارنو کی تجاویز کے سلسلہ میں کیا گیا تھا - نئے لوکارنو معاہدہ کے ماتحت بیلجیم اپنی حفاظت کی ضمانت چاہتا ہے - اور کسی دوسرے ملک کی حفاظت کا ذمہ دار نہیں بننا چاہتا۔

برلن ۱۳ فروری - جرمنی میں ایک نیا قانون نافذ ہوا ہے - جس کی رو سے تمام ریلیں حصہ داروں کی ملکیت سے نکل کر حکومت جرمنی کے قبضہ میں آگئی ہیں - وزیر مواصلات کو ریلوں کا ڈائرکٹر جنرل مقرر کیا گیا ہے - اور پرانے انتظامی اداروں کی بجائے وزیر داخلہ اور دوسرے وزراء کو انتظامی اختیارات تفویض کئے گئے ہیں - اس قانون کی رو سے ریلوں کے تمام ملازم سرکاری ملازم بن گئے ہیں۔

اویڈا ۱۳ فروری - باغیوں نے میدڈ کی تسخیر کے لئے فیصلہ کن جنگ کا آغاز کر دیا ہے - توپ خانہ کے طیاروں نے شدید بمباری کی - اور حملہ آور فوجوں کا بیان ہے کہ انہوں نے اہم ابتدائی مورچوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

لکھنؤ ۱۳ فروری - یوپی اسمبلی کی ۱۰۰ نشستوں کے نتائج اس وقت تک نکل چکے ہیں - ان میں سے کانگرس نے ۵۲ پر قبضہ کیا ہے - دوسری پارٹیوں کا تناسب حسب ذیل ہے - مسلم لیگ ۱۵ انڈی پنڈنٹ ہندو ۴ - نیشنل ایگریکلچرسٹ پارٹی ۱۱ - انڈی پنڈنٹ مسلم ۷ - یورپین ۴

دہلی ۱۳ فروری - ملک معظم جارج ششم نے اعلیٰحضرت حضور نظام حیدر آباد دکن کے جشن سیمیں کی تقریب میں پیغام تہنیت ارسال کیا ہے۔

لاہور ۱۳ فروری - آج صبح لالہ ہرکشن لال گابا سابق وزیر پنجاب گورنمنٹ ڈائرکٹر پیپلز بنک آف ناردرن انڈیا و بھارت انشورنس کمپنی دل کی حرکت بند ہو جانے سے فوت ہو گئے۔ ان کی عمر ۷۵ سال تھی۔

روما ۱۳ فروری - لیبیا کے ساحل کے قریب اطالیہ کے ۲۰۰ بحری جہاز مشقی جنگ میں شریک ہونگے - یہ نقل و حرکت ۱۰ مارچ سے ۲۳ مارچ تک جاری رہے گی - مسولینی اس کا معائنہ اور متعدد اداروں کی رسم افتتاح ادا کرے گا۔

لاہور ۱۳ فروری - آج لالہ سنت رام ایڈیشنل سپیشل مجسٹریٹ کی عدالت سے "کارسوز" ہندو نوجوان مسمی پیرالال سیٹھی کو زیر دفعہ ۴۳۵، ۴۳۶ تعزیرات ہند ۶ سال قید با مشقت کی سزا دی گئی۔ اس کے خلاف یہ الزام تھا - کہ اس نے گذشتہ ماہ اکتوبر و نومبر میں لاہور کے سول حلقہ میں دو درجن کے قریب موٹروں کو نذر آتش کیا۔

طرابلس ۱۳ فروری - حکومت اطالیہ نے ایک نیا قانون نافذ کیا ہے - جس کی رو سے طرابلس کے تمام دکانداروں کو مجبور کیا جا رہا ہے - کہ وہ اتوار کو اپنی دکانیں بند رکھیں اور جمعہ اور ہفتہ کو چھٹی نہ منائیں مسلمان اور یہودی تاجروں نے اس قانون کو ماننے سے انکار کر دیا ہے - چنانچہ اس پر بہت سے تاجروں کو سزائیں دی گئی ہیں

لاہور ۱۳ فروری - کل میونسپل کمیٹی کی تیسری نشست کے نتیجہ کا بھی اعلان ہو گیا احراری لیڈروں اور "احسان" کی سرتوڑ کوششوں کے باوجود "احسان" کے منیجر مسٹر فضل الٰہی قربان کو احمد بخش صاحب ڈیویلپمنٹ نے بہت بڑی اکثریت سے شکست دی ہے۔

سری نگر ۱۳ فروری - اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ سوپور کے منصف کی عدالت کو نذر آتش کر دیا گیا ہے - اس کی تفاصیل ابھی تک معلوم نہیں ہوئیں۔

پشاور ۱۳ فروری - حکومت سرحد نے اعلان شائع کیا ہے - کہ آفریدیوں نے مخالف چوکیاں خالی کر دی ہیں - اس سے ان چوکیوں پر مخالف قبضہ کی وجہ سے جو پابندیاں عاید کی گئی تھیں - وہ آج سے دور کر دی گئی ہیں۔

سالونیکا ۱۳ فروری - باغیوں کے صدر مقام سے اطلاع شائع ہوئی ہے - کہ ان کے طیاروں نے بندرگاہ آلمیریا میں ۲۵۰۰ ٹن کے ایک جہاز پر بمباری کی اور اسے ڈبو دیا۔

برلن ۱۳ فروری - جرمنی - ایک فوجی طیارہ کو جبکہ وہ پرواز کر رہا تھا - آگ لگ گئی - اور برلن کے ایک معمور حلقہ میں گر گیا - جس سے پانچ آدمی ہلاک ہو گئے دو اشخاص نے چھتریوں کے ذریعہ چھلانگ مارنے کی کوشش کی - لیکن طیارہ اس قدر نیچے آچکا تھا - کہ چھتریاں کھل نہ سکیں اور وہ پتھروں کی طرح نیچے آگرے۔ ہوائی جہاز کا جلتا ہوا پٹرول بہت سے لوگوں پر گر گیا - جس سے کئی مجروح ہو گئے

لنڈن ۱۳ فروری - کل مسئلہ فلسطین کے متعلق تحقیقات کرنے والے شاہی کمیشن نے فلسطین کے ایک سابق ہائی کمشنر اور کمانڈر انچیف کی شہادت قلمبند کی۔

امرت سر ۱۳ فروری - گیہوں حاضر ۳ روپے ۳ آنے سے ۳ روپے ۱۰ آنے تک - نخود حاضر ۲ روپے ۵ آنے کھانڈ دیسی ۷ روپے ۴ آنے سے ۸ روپے ۴ آنے تک کپاس ۶ روپے ۱۰ آنے روئی ۱۶ روپے سونا دیسی ۳۶ روپے ۶ پائی - اور چاندی دیسی ۵۱ روپے ہے

لکھنؤ ۱۳ فروری - انڈین سول سروس میں داخلہ کے لئے مقابلہ کا امتحان جولائی ۱۹۳۷ء میں بمقام لنڈن ہوگا۔

کلکتہ ۱۳ فروری - مسٹر اے کے فضل الحق لیڈر پرجا پارٹی نواب آف ڈھاکہ - ایم اے ایچ اصفہانی وغیرہ نے ایک اعلان شائع کیا ہے - جس کا ملخص یہ ہے - کہ بنگال میں عام طور پر یہ زبردست خواہش پائی جاتی ہے - کہ بنگال اسمبلی کے تمام مسلمان ممبر متفق ہو کر کام کریں چنانچہ مسلم لیگ - اور پرجا پارٹی کے ممبروں نے فیصلہ کیا ہے - کہ آئندہ آئین میں مسٹر فضل الحق کی زیر قیادت وزارت قائم کریں - ابھی اس فیصلہ کی تصدیق پارٹیوں کی طرف سے نہیں ہوئی۔

دہلی ۱۳ فروری - برما اور جاپان کے درمیان معاہدہ تجارت کے لئے جو گفت و شنید ہو رہی تھی - معلوم ہوا ہے - کہ تمام اہم مسائل کا سمجھوتہ ہو گیا ہے - گفت و شنید مسودہ کی ترتیب کے لئے ملتوی کر دی گئی ہے۔

پشاور ۱۳ فروری - سرحد اسمبلی میں کانگرس اکثریت حاصل کرنے میں ناکام رہی ہے - ترتیب وزارت کے متعلق قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں - غالباً غیر کانگرسی وزارت قائم کی جائے گی۔

جموں ۱۳ فروری - کرنل کالون پرائم منسٹر ریاست جموں و کشمیر ۲۸ فروری کو ریاست کی ملازمت سے سبکدوش ہو کر کچھ عرصہ کے لئے رخصت پر ولایت جائینگے - اور وہاں سے واپسی پر ریاست جودھپور میں کسی عہدہ کا چارج لینگے معلوم ہوا ہے - کہ اب قطعی فیصلہ ہو گیا ہے - کہ ان کی جگہ کرنل اوگلوی کے سی ایس آئی ریاست کشمیر کے وزیر اعظم ہونگے

لکھنؤ ۱۳ فروری - فیض آباد سے اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ ایک جلسہ عام میں مسز سروجنی نیڈو نے تقریر کی تھی - چند طلباء بھی اس جلسہ میں شریک تھے - ان طلباء کو جرمانے کی سزا دی گئی تھی - اب جرمانہ کی رقم واپس کر دی گئی ہے

دہلی ۱۳ فروری - کونسل آف سٹیٹ کا اجلاس جو غالباً آخری اجلاس ہوگا - آئندہ سہ شنبہ کو منعقد ہوگا - سر جگدیش پرشاد ملک معظم جارج ششم کی وفاداری کی قرارداد پیش کرینگے - اس کے بعد سر گنتھری رسل ریلوے بجٹ پیش کریں گے - اجلاس بہت مختصر ہوگا

رنگون ۱۳ فروری - دفتر خارجہ ناکن کے عہدیدار ڈاکٹر کھیو ڈونے یہاں ایک ملاقات کے دوران میں بیان کیا - کہ چین بڑی سرعت سے ترقی کر رہا ہے

رنگون ۱۳ فروری - آل برما کانفرنس نے اپنے اجلاس میں فیصلہ کیا ہے کہ نئے آئین

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر: غلام نبی